Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۷۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴ — فون ۲۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی — یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۲ شعبان ۱۳۹۴ھ ؛ ۱۰ تبوک ۱۳۵۳ہش ؛ ۱۰ ستمبر ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۰۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

حقیقی ایمان اور اس کی تاثیر

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حقیقی ایمان اور اس کی ایک خاص تاثیر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"حضرت جنید بغدادیؒ کے متعلق آتا ہے کہ کسی نے ان سے کہا کہ شبلی آپ کا شاگرد ہے، وہ کہتا ہے کہ میں تو اللہ تعالیٰ کے سامنے جا کر یہ کہوں گا کہ بے شک تو مجھے دوزخ میں بھیج دے مجھے جنت کی پروا نہیں مجھے تو تیری رضا منظور ہے۔ یہ بات سُن کر حضرت جنیدؒ نے کہا کہ شبلی بچہ ہے اس لئے اس نے اس رنگ میں بات کی۔ میں تو اللہ تعالیٰ کے حضور یہ عرض کروں گا کہ اگر تو میرے جنت میں جانے سے خوش ہے تو جنت میں بھیج دے اور اگر میرے دوزخ میں جانے میں تیری خوشی ہے تو دوزخ میں بھیج دے۔ تو سچا مومن قربانی اس لئے نہیں کرتا کہ اسے جنت مل سکے بلکہ خدا تعالیٰ کی خوشی کے لئے کرتا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ وہ جنت اس لئے حاصل کرتا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی خوشی ہے، اور مومن دوزخ کے اظلال یعنی دنیوی تکالیف کو قبول کرتا ہے تو اس لئے نہیں کہ اسے جنت ملے بلکہ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو اور اس کا خدا اس سے خوش ہو جائے۔ لقمان کے متعلق آتا ہے کہ بچپن میں ڈاکو انہیں اٹھا کر لے گئے تھے اور بطور غلام فروخت کر دیا تھا۔ ان کا آقا ان کی ہوشیاری، ذہانت اور تقویٰ کی وجہ سے ان کی بہت خاطر مدارات کیا کرتا تھا۔ اس ملک میں خربوزوں کا موسم نہ تھا کسی دوسرے ملک سے ایک تجارتی قافلہ آ رہا تھا کہ اس کے کسی ملازم نے اس کے لئے بے موسم کا خربوزہ بھجوایا۔ جب وہ خربوزہ اسے ملا تو اس نے اسے چیر کر ایک قاش لقمان کو دی اس لئے کہ وہ ان سے بہت پیار کرتا تھا اور وہ نیک بھی تھے۔ لقمان نے اس قاش کو بہت مزے سے لے کر کھایا۔ یہ دیکھ کر اس شخص نے ایک اور قاش دی آپ نے وہ بھی بہت مزے لے کر کھائی۔ اور اس پر اس نے ایک تیسری قاش آپ کو دی اور آپ نے وہ بھی بڑے شوق سے کھائی

(باقی صفحہ ۔ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سے ایسے امور صادر ہوئے جو بشریت کی طاقتوں سے بالا تھے

آپ نے ایسے کام اپنے ذاتی اقتدار سے کئے جن کے ساتھ ایک چھپی ہوئی الٰہی طاقت مخلوط تھی

"اس درجہ لقاء میں بعض اوقات انسان سے ایسے امور صادر ہوتے ہیں جو بشریت کی طاقتوں سے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور الٰہی طاقت کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں جیسے ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الرسل حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگِ بدر میں ایک سنگریزوں کی مٹھی کفار پر چلائی اور وہ مٹھی کسی دعا کے ذریعے سے نہیں بلکہ خود اپنی روحانی طاقت سے چلائی مگر اس مٹھی نے خدائی طاقت دکھلائی اور مخالف کی فوج پر ایسا خارق عادت اس کا اثر پڑا کہ کوئی اُن میں سے ایسا نہ رہا کہ جس کی آنکھ پر اس کا اثر نہ پہنچا ہو اور وہ سب اندھوں کی طرح ہو گئے اور ایسی سراسیمگی اور پریشانی اُن میں پیدا ہو گئی کہ مدہوشوں کی طرح بھاگنا شروع کیا۔ اسی معجزہ کی طرف اللہ جلّ شانہٗ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى یعنی جب تُو نے اس مٹھی کو پھینکا وہ تُو نے نہیں پھینکا بلکہ خدا تعالیٰ نے پھینکا۔ یعنی درپردہ الٰہی طاقت کام کر گئی انسانی طاقت کا یہ کام نہ تھا۔

اور ایسا ہی دوسرا معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو شق القمر ہے اسی الٰہی طاقت سے ظہور میں آیا تھا کوئی دعا اس کے ساتھ شامل نہ تھی کیونکہ وہ صرف انگلی کے اشارہ سے جو الٰہی طاقت سے بھری ہوئی تھی وقوع میں آ گیا تھا اور اس قسم کے اور بھی بہت سے معجزات ہیں جو صرف ذاتی اقتدار کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھلائے جن کے ساتھ کوئی دعا نہ تھی۔ کئی دفعہ تھوڑے سے پانی کو جو صرف ایک پیالہ میں تھا اپنی انگلیوں کو اس پانی کے اندر داخل کرنے سے اس قدر زیادہ کر دیا کہ تمام لشکر اور اونٹوں اور گھوڑوں نے وہ پانی پیا اور پھر بھی وہ پانی ویسا ہی اپنی مقدار پر موجود تھا۔ اور کئی دفعہ دو چار روٹیوں پر ہاتھ رکھنے سے ہزارہا بھوکوں پیاسوں کا ان سے شکم سیر کر دیا اور بعض اوقات تھوڑے دودھ کو اپنے لبوں سے برکت دے کر ایک جماعت کا پیٹ اس سے بھر دیا۔ اور بعض اوقات شور آب کنوئیں میں اپنے منہ کا لعاب ڈال کر اس کو نہایت شیریں کر دیا۔ اور بعض اوقات سخت مجروحوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر ان کو اچھا کر دیا۔ اور بعض اوقات آنکھوں کو جن کے ڈیلے لڑائی کے کسی صدمہ سے باہر جا پڑے تھے اپنے ہاتھ کی برکت سے پھر درست کر دیا۔ ایسا ہی اور بھی بہت سے کام اپنے ذاتی اقتدار سے کئے جن کے ساتھ ایک چھپی ہوئی الٰہی طاقت مخلوط تھی۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام ص ۶۵)

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۰ ار تبوک ۱۳۵۳ھ

”دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو“

دنیا والوں کی ہمیشہ سے یہ ریت چلی آئی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے پاکباز اور برگزیدہ بندوں کو ضرور دُکھ دیتے، ان پر لعنت بھیجتے اور ہر قسم کے ظلم ڈھاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے صادق اور وفادار بندوں کا ہمیشہ یہ دستور رہا ہے کہ انہیں دنیا والوں کی طرف سے جتنا زیادہ دُکھ دیا جاتا ہے، جتنی زیادہ اُن پر لعنت بھیجی جاتی ہے اور جتنا زیادہ انہیں مظالم کا تختۂ مشق بنایا جاتا ہے وہ اور زیادہ صدق و وفا کا مظاہرہ کرتے ہیں، وہ مصیبت کو دیکھ کر خدا کی راہ میں اور بھی زیادہ آگے قدم رکھتے ہیں، ماریں کھاتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں، لعن طعن اور سب و شتم سُنتے ہیں اور بُرا منانا تو کجا وہ اسے اپنی خوش بختی پر محمول کرتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ خدا کی راہ میں اس کے نام کی عزت کے قیام اور اس کے جلال کے اظہار کی خاطر ماریں کھانا، دُکھ اٹھانا اور سب و شتم سُننا اور اذیتیں سہنا ہر کسی کے نصیب میں نہیں ہوتا، یہ سعادت اُنہیں کے حصہ میں آتی ہے جن سے خدا پیار کرتا ہے۔

وہ دنیا کی لعنتوں سے نہیں ڈرتے اور نہ ان کی پرواہ کرتے ہیں ہاں اُنہیں جس بات کی فکر لاحق رہتی ہے وہ یہی ہوتی ہے کہ اُن کا خدا اُن سے ناراض نہ ہو اور وہ اس کی لعنت کے مورد نہ بنیں۔ کیونکہ جو خدا کی نگاہ میں مستحق لعنت ہو وہ خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق بنے بغیر نہیں رہتا۔

جب خدا کے پاک اور برگزیدہ اس کے پیارے اور محبوب بندے اپنے صدق و وفا کو کمال تک پہنچا دیتے ہیں اور دُکھوں اور مصیبتوں اور گالیوں اور لعنتوں کی بوچھاڑ میں صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھا کر اپنی استقامت میں ذرہ بھر بھی فرق نہیں آنے دیتے بلکہ دنیا سے دل برداشتہ ہو کر ہمہ تن خدا ہی کے ہو جاتے ہیں اور ہر دم اور ہر آن اُسی کی طرف منقطع رہتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی غیرت جوش میں آتی ہے وہ اپنے ان غریب و مسکین اور عاجز و مظلوم بندوں کی خاطر جنہیں دنیا تحقیر کی نظر سے دیکھتی ہے اپنی رحمت کے نشان ظاہر کرتا ہے اور دنیا پر آشکار کر دکھاتا ہے کہ وہ اپنے ان بندوں کے ساتھ ہے۔ اس طرح وہ انہیں خاک سے اُٹھاتا اور عزت کے مقام پر پہنچاتا ہے۔ پھر وہ وقت بھی آتا ہے کہ دنیا انہیں سر آنکھوں پر بٹھاتی اور دل میں جگہ دیتی ہے۔ یہی نہیں ان کی عزت ان کے مرنے کے بعد بھی قائم رہتی ہے بلکہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ بعد میں آنے والی نسلیں ان کی یاد پر محبت و عقیدت کے پھول نچھاور کرتی چلی جاتی ہیں۔ آج جن اولیاء کرام اور ائمہ عالی مقام کے ذکر پر لاکھوں اور کروڑوں انسانوں کی گردنیں احترام سے جھک جاتی ہیں اور انکی قربانیوں اور کارناموں پر دل فرط محبت سے جھوم اٹھتے ہیں، اپنی زندگیوں میں اہل دنیا کے ہاتھوں سخت دُکھ اُٹھاتے اور ماریں کھاتے رہے تھے۔ اُس وقت انہیں دُکھ دینے اور ان کی اہانت کرنے والوں کو کیا معلوم تھا کہ خود ان کی اپنی ہی نسلیں خود انہیں پر نفرین اور ان برگزیدوں پر سلام بھیجتی چلی جائیں گی۔

اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو جس کے ادنیٰ فرد ہونے کا اعزاز ہمیں حاصل ہے ہمیشہ یہی نصیحت فرمائی کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش آنے والی مصیبتوں پر غمگین اور دل برداشتہ نہ ہوں بلکہ انہیں برنگ انعام دیکھیں کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا سراسر فضل و احسان ہے کہ اس نے یہ دُکھ اور یہ تکلیفیں سہنے اور لوگوں کی لعنتیں اور ملامتیں برداشت کرنے کے لئے انہیں منتخب کیا ہے اسی لئے نہیں کہ انہیں کالعدم کر دے بلکہ اس لئے کہ تا وہ اسی طرح پھلیں پھولیں اور بابرگ و بار ہوں جس طرح ایک پودا دھوپ اور گرمی کی شدت برداشت کرکے اور زرخیزی بڑھانے والی بدبودار کھاد کی عفونت کو سہہ کر خوب پھلتا پھولتا برگ و بار نکالتا اور اس طرح ایک دنیا کو فیض پہنچانے کا موجب بنتا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام ہمیں ہر محبت پر خدا کی محبت کو مقدم کرنے اور اس کی خاطر بطیب خاطر دُکھ اُٹھانے اور اس طرح رحمت کے نشانوں کے مورد بننے کی تعلیم دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلّی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلّی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے۔ یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے۔ اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اُس (یعنی نفس) کے کل تعلقات پر اُس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ۔ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اس کو مقدم رکھو تا آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے مگر تم اس حالت میں اِس عادت سے حصّہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جُدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اُس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اسکی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالتِ مرادیابی اور نامرادی میں اُس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہو گا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے جو اِس پر عمل کرے اور اس کی رضاء کا طالب ہو جائے اور اُس کی قضا و قدر پر ناراض نہ ہو۔ سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے۔“ (کشتی نوح صفحہ ۱۷،۱۸)

پھر آپ نے صرف اور صرف خدا سے ڈرنے اور دنیا کی لعنتوں کی پرواہ نہ کرنے کی تلقین کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

”خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دُنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اُسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اُس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دُنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دُھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اُس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔ . . . . ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے۔ اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔“

(کشتی نوح صفحہ ۱۹،۲۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر میں

مرتبہ سلطان احمد پیر کوٹی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب اور ملفوظات میں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے محامد و محاسن کا ہموار بڑی تفصیل سے بیان فرمائے ہیں۔ ان محامد و محاسن کا تفصیل کی گذشتہ کئی اشاعتوں میں ذکر کیا گیا ہے اب ذیل میں بعض ایسے اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں جن میں خلفائے راشدین کے محامد و محاسن یکجا طور پر بیان ہوئے ہیں۔

زہادت عن الدنیا

"(حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے) اپنے وطنوں کو، دوستوں کو، اپنے مال و متاع کو اللہ اور اس کے رسول کے لئے چھوڑا۔ کفار کے لئے رسولؐ کے لئے چھوڑا۔ کفار کے ہاتھوں ہر طرح کے دکھ اٹھائے۔ شریروں کی شرارت کی وجہ سے گھروں سے بے گھر ہوئے۔ لیکن انہوں نے اختیار و ابتلاء میں صبر کیا۔ وہ خلیفہ بنے۔ لیکن انہوں نے اپنے گھروں کو چاندی اور سونے سے نہیں بھرا۔ نہ ہی انہوں نے اپنی اولاد کے لئے چاندی اور سونے کا ورثہ چھوڑا بلکہ جو کچھ انہیں ملا انہیں بیت المال میں دیدیا۔ پھر انہوں نے دنیا داروں اور گمراہوں کی مانند اپنے بیٹوں کو اپنا جانشین مقرر نہیں کیا۔ دنیا میں انہوں نے فقر و فاقہ کا جامہ اوڑھ کر زندگی بسر کی۔ وہ امراء اور نوابوں کی مانند مال و دولت کی طرف مائل نہ ہوتے...... بخدا یہ لوگ انصاف کے پتلے اور عادی تھے خدا کی قسم! اگر انہیں ناجائز مال کی ایک کھجور کی ... دی جاتی تو وہ اس پر تھوکتے بھی نہ۔ اگرچہ انہیں طلائی پہاڑ دئے جاتے یا ان کے لئے سات زمینیں سونے کی بنا دی جاتیں تو وہ کبھی بھی بندۂ حرص و ہوا بن کر اس کی طرف نہ دیکھتے جو بھی پاک و حلال مال انہیں ملا وہ انہوں نے خدا کی راہ میں اور دین کے کاموں میں خرچ کر دیا۔"

(ترجمہ از عربی)

سر الخلافہ ص...

صدق اور باطن کی بلند شان

"حق بات یہی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ اکابر صحابہ میں سے تھے اور انہوں نے لوگوں کے حقوق میں کوئی کمی نہیں کی۔ وہ تقویٰ کی راہ اختیار کئے رہے۔ عدل ان کا مقصود و مطلوب رہا۔ دونوں جزوں کی تحقیق کی کوشش کرتے اور اسرار کی تہ تک پہنچتے۔ ان دونوں نے دنیا کو مرغوب نہیں جانا اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اپنی جانوں کو خرچ کیا۔ میں نے [illegible] نبی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی تائید میں شیخین (حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما) سے زیادہ کسی کو نہیں پایا۔ وہ شمس الامام [illegible] صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں چاند سے زیادہ تیز تھے وہ آپ کی محبت میں فنا تھے۔ انہوں نے درست بات کے حصول کے لئے ہر دکھ کو شیریں جانا اور بے مثال اور لاثانی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہر ذلت پر راضی ہو گئے۔ دونوں کافروں کے لشکروں اور قافلوں سے مقابلہ کے لئے شیروں کی طرح نکلے۔ یہاں تک کہ اسلام غالب آگیا اور کفار کا لشکر شکست کھا گیا۔ شرک کو شکست ہو گئی اور تہہ و بالا ہو گیا۔ اسلام کا سورج چمکنے لگا۔ اور دونوں کا انجام دین کی پسندیدہ خدمات اور مسلمانوں پر احسانوں کے ساتھ خیر المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائیگی تھی اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو متقی لوگوں کی نظر سے مخفی نہیں اور فضل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ ان لوگوں میں سے جو اس کے [illegible] سے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے دے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے ہرگز ضائع نہیں کرتا۔ چاہے تمام جہانوں میں جو کچھ ہے اس کا دشمن بن جائے اللہ تعالیٰ اپنے غالب کو گھاٹے اور تنگی میں نہیں رکھتا اور نہ وہ اپنے صادق بندوں کو بے یار و مددگار چھوڑتا ہے۔

اللہ اکبر ان دونوں کے باطن اور صدق کی کتنی بڑی شان ہے وہ ایک ایسے مدفن میں دفن ہوئے کہ اگر موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام زندہ ہوتے تو رشک کی وجہ سے اس کی تمنا کرتے لیکن یہ مقام محض خواہش سے حاصل نہیں ہوتا نہ صرف چاہنے سے یہ عطا ہوتا ہے بلکہ یہ حضرت عزت کی طرف سے ایک ازلی رحمت ہے اور وہ سوائے اس کے جس کی طرف عنایت باری ازلی سے متوجہ ہو کسی کو نہیں ملتی۔"

از عربی

سر الخلافہ ص۲۲

اللہ تعالیٰ کے عالی مرتبہ قافلہ کے سردار

"حضرت صدیقؓ اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے عالی مرتبہ قافلہ کے سردار تھے۔ وہ بلند پہاڑ تھے۔ انہوں نے شہریوں اور بادیہ نشینوں کو حق کی طرف بلایا یہاں تک کہ ان کی دعوت دور دور مقامات تک پہنچ گئی ان دونوں کی خلافت اثمار اسلام سے گراں بار تھی۔ اور ہر طرح کی کامیابیوں کی وجہ سے خاص خوشبو کے ساتھ انہیں معطر بنا گیا اور حضرت صدیقؓ کے زمانہ میں اسلام کو قسما قسم کی تکالیف پہنچیں اور قریب تھا کہ ایک غارت گر فوج ان کے گرد چاروں طرف سے حملہ آور ہو اور لوٹ مار کے وقت ایک درہم [illegible] کے لئے پکارے پس صدیقؓ کے صدق کی وجہ سے رب جلیل نے مسلمانوں کو آلیا اور متاع عزیز کو گہرے کنوئیں سے نکالا پس وہ ایک ایسے نقطہ سے جس نے کنوؤں کے پانیوں کو خشک کر دیا ہوا اور ایک مدہ حالت سے حالت اس صلاح کی طرف لوٹ آیا۔ پس انصاف کی رو سے ہم پر واجب ہے کہ ہم ایسے محسن و مددگار کے شکر گزار ہوں اور دشمنوں کی دشمنی کی پرواہ نہ کریں۔"

(سر الخلافہ ص۲۲-۲۳)

لشکر اسلام کے ہراول دستے

"اللہ کی قسم! حضرات شیخین (حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ) اور حضرت ذوالنورین عثمانؓ کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے دروازے بنایا۔ وہ لشکر اسلام کے ہراول دستے ہیں۔ جس نے ان کی شان کا انکار کیا اور ان کے براہین کو حقیر جانا اور ادب سے پیش آنے کی بجائے وہ ان کی اہانت کے درپے ہوا سب و شتم سے پیش آیا اور زبان درازی کی۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اس کا انجام برا نہ ہو اور اس کا ایمان سلب نہ ہو جائے اور جو لوگ ان خلفائے راشدین کی ایذاء کے درپے ہیں ان پر لعن طعن کرتے اور انواع و اقسام کے بہتان لگاتے ہیں۔ یاد رکھو کہ ان کی قساوت قلبی خدائے رحمان کے غضب کا موجب ہوگی۔"

(از عربی)

سر الخلافہ ص...

عنایات اور افضال الٰہیہ سے مختص

"اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر فرمایا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہم اہل صلاح اور ایمان پر [illegible] تھے۔ وہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے [illegible] بنا لیا [illegible] خدائے رحمان کی عنایات اور افضال سے خاص کئے گئے تھے۔ ان کی خوبیوں پر بہت سے عارفوں نے گواہی دی ہے۔ انہوں نے محض [illegible] کی رضا کی خاطر اپنے وطنوں کو چھوڑا اور وہ ہر میدان جنگ میں [illegible] گھس گئے [illegible] موسم گرما کی دوپہر کی شدت گرمی [illegible] موسم سرما کی رات [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سروری کا کوئی خیال کیا۔ بلکہ وہ مردان میدان کی طرح دین کی راہ میں قدم مارتے چلے گئے اس راہ میں نہ وہ اپنے کسی قریب کی طرف جھکے اور نہ کسی اور کی انہوں نے پرواہ کی۔ انہوں نے رب العالمین کی خاطر سب کچھ چھوڑ دیا۔ ان کے اعمال اور افعال سے خوشبو کی لپٹیں آتی ہیں اور وہ تمام کی تمام ان کے درجات اور جنات کے باغات کی طرف راہنمائی کرتی ہیں جس طرح ان کی باد نسیم اپنے عطر بیز جھونکوں سے ان کے اسرار کی خبر دیتی ہے اور ان کے انوار ہم پر ضو فگن ہیں۔"

(از عربی) سر الخلافہ ص

خلفاء راشدین کی ایذا دہی خدا کی ایذا دہی کے مترادف ہے

"مجھے (خدا کی طرف سے) یہ بتایا گیا ہے کہ خلفائے راشدین ان صالح لوگوں میں سے تھے جن کی ایذا دہی خدا کی ایذا دہی کے مترادف ہے جو شخص ان کے خلاف زبان طعن دراز کرتا اور غیظ و غضب کا اظہار کرتا ہے اور اس سے باز نہیں آتا بلکہ ہر قسم کے ظلم و تعدی ان کے حق میں روا رکھتا ہے وہ اپنی جان پر ظلم کرتا اور خدا سے دشمنی کرتا ہے صحابہ کرام ان تمام عیبوں سے پاک تھے۔"

(از عربی) سر الخلافہ ص

انبیاء کرام سے مشابہت

"خلفاء راشدین کو نبیوں کی طرح ایذا دی گئی اور مرسلین الٰہی کی مانند ان پر لعن طعن کی گئی اس سے ثابت ہوا کہ حقیقتاً نبیوں کا ورثہ انہیں ملا ہے اس لئے وہ قیامت کے دن اکابر اقوام کا سا نیک بدلہ دیئے جائیں گے کیونکہ ایک مومن جب بلا وجہ لعنت کا شکار بنتا ہے اور بغیر کسی قصور کے اسے کافر گردانا جاتا ہے اور ناکردہ گناہ پر اسے گالیوں سے یاد کیا جاتا ہے تو وہ انبیاء کے مشابہ ہو جاتا ہے جیسا کہ اسے بھی نبیوں والا انعام دیا جاتا ہے اور رسولوں کا سا بدلہ پاتا ہے۔"

(از عربی) سر الخلافہ ص

صادقوں کی جماعت

"اس میں شک نہیں کہ ہمارے خلفاء راشدین خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں صدق و ثابت قدم تھے۔ وہ خدا تعالیٰ کے فرمان کے مطابق بہترین گروہ کہلائے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک روح سے ان کی اس طرح تائید فرمائی جس طرح وہ اپنے برگزیدہ بندوں کی تائید فرمایا کرتا ہے ان کے صدق و صفا کے انوار اور ان کی طہارت و پاکیزگی کے آثار نمایاں و ظاہر ہیں اور صاف نظر آتا ہے کہ وہ صادقوں کی جماعت میں سے تھے اور اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اپنے خدا سے راضی ہو گئے اور اس نے وہ کچھ انکو عطا فرمایا جو دنیا جہان میں اس نے کسی کو نہ دیا تھا...... ان کی نیکیاں ارفع و اعلیٰ ہیں اور وہ طاہر و پاکباز ہیں ان کی عیب جوئی سے بڑھکر کوئی قصور نہیں اور انکے عیوب و برائیوں کی تلاش کرنے سے بڑا کوئی گناہ نہیں خدا کی قسم خدا کی رحمت نے ان لوگوں کو ڈھانپ رکھا ہے۔ قرآن کریم ان کا ثنا خواں اور تعریف کناں ہے وہ ان کو ان جنات کی بشارت دیتا ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور فرماتا ہے کہ وہ اصحاب الیمین ہیں سابقون ہیں اخیار ابرار ہیں اور ان پر برکات [illegible] سلام بھیجتا ہے اور گواہی دیتا ہے کہ وہ مقبولان بارگاہ الٰہی ہیں۔ بلا شبہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسلام کی خاطر رشتے [illegible] تعلقات توڑ دیئے اور محبت الٰہی کی خاطر تمام لوگوں کی دشمنیاں مول لے لی۔ وہ پروردگار کی رضا کی خاطر خطرات کے سمندر میں کود پڑے اور قرآن گواہ ہے کہ انہوں نے اپنے مولیٰ کو مقدم کیا۔ اس کی کتاب پاک کی تکریم کی اور اپنے رب کے حضور قیام و سجود میں راتیں گذار دیں۔"

(از عربی) سر الخلافہ ص

ایثار پسند گروہ

"خدا کی قسم (یہ خلفائے کرام) وہ لوگ ہیں جنہوں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت و حمایت میں موت کے منہ میں بھی جانے سے دریغ نہ کیا اور خدا کی خاطر اپنے والدین اور اپنی اولاد تک کو چھوڑ دیا اور ان سے قطع تعلق کو گوارا کر لیا۔ انہوں نے اپنے دوستوں سے لڑائی مول لے لی خدا تعالیٰ کی خاطر اپنے اموال اور نفوس کو قربان کر دیا۔ اس کے باوجود وہ [illegible] اعمال بجا نہ لا سکے [illegible] ان کی آنکھیں [illegible] اور اپنے نفسوں کے آرام کا خیال [illegible] تھے ...... وہ [illegible] تھے اور آستانہ الٰہی پر گرے رہتے تھے یہ ایک قوم تھی جو خدا میں فنا ہو گئی۔"

(از عربی) سر الخلافہ ص

خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف

"ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضوان اللہ علیہم اجمعین ...... نے اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کی ہوئی تھیں۔" (الحکم ۲۴ نومبر [illegible])

محترم سید عبدالرحیم شاہ صاحب مرحوم آف بھیگلہ کا ذکر خیر

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ربوہ

محترم جناب سید عبدالرحیم شاہ صاحب آف بھیگلہ تیس سال کی عمر میں ۱۹۲۹ء میں سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ وہ دن تبلیغی نقطۂ نظر سے بہت ہنگاموں کے دن تھے۔ خوب جلسے ہوتے تھے۔ جگہ جگہ مخالفین مناظرات کی دعوتیں دیتے اور جماعت احمدیہ کی طرف سے ان دعوتوں کو قبول کیا جاتا تھا۔ آریوں اور عیسائیوں کے ساتھ بھی مناظرات کا تانتا بندھا رہتا تھا۔

شروع ۱۹۳۱ء میں مجھے بالاکوٹ عیسائیوں اور پھر مولویوں سے مناظرات کے لئے جانا پڑا۔ بالاکوٹ سے واپسی پر بھیگلہ میں بھی ایک مناظرہ مقرر ہو گیا۔ اس علاقہ میں جماعت کے افراد تھوڑے سے تھے مگر جوشیلے اور مخلص تھے۔ بھیگلہ میں جمعہ کے روز نماز جمعہ کے بعد پختہ سڑک کے قریب ایک کھلی جگہ پر مناظرہ مقرر ہوا۔ ہم نے تو جلسہ گاہ میں ہی نماز جمعہ ادا کی مگر مخالف علماء نے فاصلہ پر دوسری جگہ نماز پڑھی انہوں نے عوام کو سخت اشتعال دلایا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جلسہ گاہ میں مناظرہ تو نہ ہوا تھوڑی سی گفتگو کے بعد ایک مشتعل دیہاتی نے مجھ پر لاٹھی سے وار کیا۔ میں باتوں میں مشغول تھا۔ جناب سید عبدالرحیم شاہ صاحب مرحوم نے لاٹھی دیکھ لی اور اس کا وار آگے بڑھ کر اپنے سر پر لیا۔ سر سے خون بہہ نکلا۔ بھیگلہ کے ایک غیر احمدی شخص نے شور مچا دیا کہ بھیگلہ والو تمہارے گاؤں کے سید کو فلاں گاؤں کے گوجر نے مار دیا ہے۔ بس پھر کیا تھا سب بھیگلہ والے ان لوگوں پر پل پڑے اور وہ سب لوگ اور علماء بھی جلسہ گاہ کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔

یہ وہ تاریخی واقعہ تھا جس سے میرے دل میں حضرت سید عبدالرحیم شاہ صاحب مرحوم کی خاص قدر پیدا ہو گئی۔

میں اس سال اگست میں بلاد عربیہ میں تبلیغ کے لئے روانہ ہوا اور روانگی پر بھی یہ نظارہ میرے سامنے رہا کہ ایک احمدی نے مبلغ سلسلہ کو بچانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ چنانچہ ان سے خط و کتابت جاری رہی اور دوستانہ مراسم بھی پختہ ہو گئے۔

تین چار سال پیشتر میں ان کے اصرار پر صرف چند روز کے لئے ان کے گاؤں بھیگلہ گیا تھا۔ پھر وہ بیمار ہو گئے۔ بیماری بڑھتی گئی علاج کے سلسلہ میں ان کے فرزندان انہیں لاہور بھی لے گئے۔ کافی مہینوں تک ربوہ بھی رہے۔ آخر لمبی بیماری کے بعد ۱۲ جولائی ۱۹۷۴ء کو اپنے گاؤں بھیگلہ میں رحلت فرما گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

یہ دن بڑے ہنگاموں کے دن تھے۔ فساد کے شعلے بھڑک رہے تھے۔ اس لئے ان کے صاحبزادے انہیں بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کے لئے نہ لا سکے۔ مرحوم موصی تھے۔ انہوں نے دسمبر ۱۹۳۰ء میں وصیت کی تھی۔ علاقے کے لوگ ان کی نیکی، دیانتداری اور راستبازی کا ہمیشہ ذکر کرتے تھے۔ وفات کے وقت علاقہ میں شورش کی وجہ سے ان کی تدفین میں بعض مشکلات پیش آئیں مگر بھیگلہ والوں کے احمدی احباب اور دوسرے رشتہ داروں کے تعاون سے یہ کام بخیر و خوبی سرانجام پا گیا۔

حضرت شاہ صاحب نہایت مخلص احمدی تھے کینسر کی لمبی اور تکلیف دہ بیماری کو انہوں نے نہایت صبر سے برداشت کیا۔ جب بھی ملنے کا موقع ملا انہیں اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کرتے پایا۔ وہ ہمیشہ اپنے بیٹوں، پوتوں اور دیگر متعلقین کو دینداری اختیار کرنے اور احمدیت و خلافت کے دامن سے وابستہ رہنے کی تلقین فرماتے تھے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت میں ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے نیز ان کے خاندان کے مالی حالات بھی جلد تر بہتر کرے۔

اللھم آمین

یا رب العالمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد احمدیہ لمباسہ کی افتتاحی تقریب

سیدی! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۱۷ اور ۱۸ اگست بروز ہفتہ و اتوار مسجد ناصر لمباسہ کی افتتاحی تقریب کامیابی سے منعقد کی گئی۔ جزائر فیجی کی جملہ جماعتوں کے نمائندے شریک ہوئے۔ حضور کا پیغام بذریعہ ٹیلیگرام موصول ہوا۔ جو احباب کے لئے مسرت و ازدیادِ ایمان کا باعث ہوا۔

اس مسجد پر پندرہ منارے بنائے گئے ہیں۔ فیجی ٹائمز نے افتتاحی تقریب اور مسجد کے فوٹو بھی شائع کئے۔ فیجی ریڈیو نے تین دفعہ اس افتتاحی تقریب کا اعلان نشر کیا۔

حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو اسلام اور احمدیت کی ترقی و عروج کا موجب بنائے اور اس ملک کی تمام سعید روحیں اسلام و احمدیت کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں۔

(غلام احمد فرخ۔ مبلغ انچارج۔ فیجی)

ضروری اعلان

موسم گرما کی تعطیلات کے بعد نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ کھل چکا ہے اور نیا داخلہ برائے ڈپلومہ دو سالہ کورس شروع ہے۔ اس لئے جو طالبات داخلہ لینا چاہیں جلد از جلد لے لیں۔ نیز پہلی طالبات صبح ساڑھے سات بجے سکول حاضر ہو کر اپنا کام شروع کریں۔

(ہیڈ مسٹرس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

اعلانِ نکاح

خاکسار کی دختر نیک اختر سیدہ بلقیس صداقت کا نکاح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص صحابی مولوی رحیم بخش صاحب ساکن تلونڈی جھنگلاں نزد قادیان کے پوتے عزیزم محمد عبدالسمیع صاحب ایم۔ اے۔ ابن ڈاکٹر محمد عبدالقدیر صاحب کے ہمراہ -/۲۰۰۰۰ روپے حق مہر پر مکرم مولوی سلطان محمود انور صاحب مربی سلسلہ نے احمدیہ ہال میگزین لین کراچی بروز جمعہ مورخہ ۳۰؍ اگست کو پڑھا۔

احباب سے دعا کے لئے عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور مزید فضلوں اور برکتوں سے نوازتا چلا جاوے۔ اور اس سے ایسے ثمرات عطا کرے جو احمدیت کی زبردست ترقیات کا موجب ثابت ہوں۔

(خاکسار سید سعید خالد زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ حلقہ صدر کراچی)

اعلانِ ولادت

مکرم عبدالمالک صاحب نائب قائد ضلع لاہور -/۲۵ روپے ارسال کرتے ہوئے مطلع فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے ۲۲؍ اگست ۱۹۷۴ء کو فرزند عطا فرمایا ہے جو مکرم میاں دین محمد صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم عبدالحق صاحب خادم ربوہ کا نواسہ ہے۔

نومولود کا نام محمود احمد رکھا گیا ہے۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو بزرگوں اور عزیزوں کے لئے قرۃ العین اور سلسلہ کے لئے مفید وجود بنائے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مجاہدین تحریک جدید توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے ایک دانہ بھی خرچ کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کو بڑھاتا ہے اور اتنا بڑھاتا ہے کہ کسی کو اس کی امید بھی نہیں ہوتی۔ ...... تم یہ مت گمان کرو کہ تمہاری قربانیاں ضائع چلی جائیں گی۔ خدا تعالیٰ نے اسکے بدلہ میں تمہارے لئے جو انعام مقرر کیا ہے وہ تمہارے وہم و گمان سے بھی بالا ہے۔"

تحریک جدید کے مالی سال کے ختم ہونے میں قریباً دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ اس لئے ہمارے مجاہدین تحریک جدید کو چاہیئے کہ وہ اس قلیل عرصہ میں اپنے وعدوں کے مطابق جلد سے جلد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی برکات کے مستحق بنیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرمہ بی بی جان صاحبہ محلہ دارالصدر شمالی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند سید اسلام خان صاحب وفات پا چکے ہیں۔

مرحوم کے نام قطعہ ۱۳/۵ واقع محلہ دارالصدر برقبہ دو کنال الاٹ ہے۔

میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارثان بھی ہیں:-

(۱) نور اسلام خان پسر (۲) مریم جان صاحبہ (۳) بشریٰ ناہید صاحبہ (۴) اقبال پروین صاحبہ۔

مرحوم کی دوسری بیوی شیریں جان مرحوم کی زندگی میں حصہ لے چکی ہیں۔ اسی طرح شیر ملی بیگم صاحبہ دختر سید اسلام خان صاحب مرحوم جو شیریں جان صاحبہ کے بطن سے ہیں بھی مرحوم کی زندگی میں اپنا حصہ لے چکی ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ بالا میرے نام منتقل کرنیکا فیصلہ صادر فرماویں۔ پلاٹ ۱۳/۵ میرے نام منتقل کرنے پر کسی وارث وغیرہ کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

خریدارانِ الفرقان کی اطلاع کیلئے

- ماہ ستمبر کا رسالہ انشاء اللہ العزیز ۱۲؍ تاریخ کو پوسٹ ہو سکے گا۔ احباب مطلع رہیں۔
- جن دوستوں کے پتے تبدیل ہو گئے ہوں وہ براہِ مہربانی جلد مطلع فرماویں۔
- جن احباب کا چندہ ختم ہو گیا ہے اگر ان کی طرف سے آئندہ سال کا چندہ بذریعہ منی آرڈر موصول نہ ہوا تو ۱۲؍ ستمبر کو ان کے نام وی پی ہو گا۔ انشاء اللہ العزیز

منیجر الفرقان ربوہ

ضرورت فورمین

ایک سٹیل ری رولنگ مل کے لئے ایک فورمین کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب مقامی امیر/ پریذیڈنٹ کی تصدیق سے درخواستیں معہ ایک عدد تصویر مندرجہ ذیل پتہ پر مورخہ ۲۰؍ ستمبر تک بھجوا دیں۔

تنخواہ حسب قابلیت و تجربہ۔

منیجنگ پارٹنر۔ کوہسار سٹیل ری رولنگ ملز دوالمیال۔ ضلع جہلم۔

قابل فروخت اراضی

محلہ دارالنصر ربوہ میں کالج کے قریب نہایت باموقع قطعات ۲۸، ۲۹/۲۱ دو کنال قابلِ فروخت ہیں۔ خواہش مند احباب ذیل کے پتہ پر خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔ غلام محمد معرفت بشیر احمد صاحب لاہوری مکان ۲۶/۲۱ دارالرحمت شرقی ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمیں سیّئہ کے مقابلہ میں ہمیشہ احسن کو پیش کرنے کی تعلیم دی گئی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس تعلیم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں تمہارے مخالف اور بدگو بھی تمہارے دوست بن جائیں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبۂ جمعہ فرمودہ ۲۰ اپریل ۱۹۶۸ء میں سورۃ حٰم سجدہ کی آیت وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِيْمٌ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:-

"یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم نفس سے کُلّی طور پر پاک بھی ہو جاؤ تب بھی شیطان ایسا انتظام کرے گا کہ وہ اپنے ماننے والوں میں سے بعض کو فساد پر اُکسائے گا اور امن کی فضا کو مکدّر کرے گا۔

پس ہر وہ مسلمان احمدی جو دُنیا کے ملک ملک میں اس وقت پھیلا ہوا ہے اس کو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ اگر فساد اور فتنہ کے حالات طاغوتی طاقتیں پیدا کرنا چاہیں تو ہمارا تمہیں یہ حکم ہے کہ تم ان کے پھندے میں نہ آنا بلکہ اپنے نفسوں پر قابو رکھنا اور جو اَحْسَن ہے اس کے ذریعہ اپنا دفاع کرنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی نہایت ہی بدزبان شخص مخالفِ اسلام قادیان میں آئے اور ایک سال ہمیں نہایت گندی اور فحش گالیاں دیتا رہے تب بھی دُنیا یہ دیکھے گی کہ ہمیں اپنے نفس پر قابو ہے اور ہم گالی کے مقابلہ پر گالی نہیں دیتے اور سیّئہ کے مقابلہ پر سیّئہ کو پیش نہیں کرتے بلکہ سیّئہ کے مقابلہ میں ہم حسنہ کو پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے بغیر تم اپنے مخالفوں کے دل جیت نہیں سکتے۔ لیکن اگر تم ہماری تعلیم کے مطابق احسن چیز کو دُنیا کے سامنے رکھو گے تو وہ جو آج تمہارے مخالف اور بدگو ہیں تمہارے دوست اور بڑے جوش کے ساتھ تمہاری دوستی کا اظہار کرنے والے بن جائیں گے مگر اس کے لئے ہمیں انتہائی صبر کی ضرورت ہے، انتہائی طور پر اپنے نفس کو عقل اور شرع کی پابندیوں میں جکڑنے کی ضرورت ہے۔ یہی صبر کے معنے ہیں کہ جو پابندیاں شرع لگاتی ہے وہ آدمی بشاشت سے اور خوشی سے خدا کی رضا کے لئے قبول کرے۔ اور ایسا وہی کرتے ہیں جو ذُو حظِّ عظیم ہوتے ہیں یعنی جن پر اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے نہ کہ ان کے کسی عمل کی وجہ سے بہت رحمتیں نازل کرتا ہے اور جن کے متعلق صحیح معنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ روحانی طور پر ایسے ہی ہیں جیسا کہ دنیوی لحاظ سے بہت سے لوگ ہوتے ہیں جن کے متعلق دنیا کی نگاہ یہ سمجھتی ہے کہ وہ حظِّ عظیم رکھنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے پھر یہ فرمایا اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ کہ جو احسن ہے اس سے سیّئہ کو دُور کرو اور اس سیّئہ کے اثر سے خود کو بچاؤ اور یہ یاد رکھو کہ تمہیں تو طاقت حاصل نہیں کہ تم روحانی میدانوں کے فتح مند سپاہی بن سکو یہ ہمارے فضل سے ہوتا ہے اور نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ جو اسلام اور صداقت اور ہدایت کے مقابلہ میں مخالفت کر رہا ہے یا کہہ رہا ہے اس کو ہم بہتر جانتے ہیں اور ہم ہی اس کا علاج کرتے ہیں۔ ہمارے فضلوں کے بغیر تم اس فتح کو نہیں پا سکتے جو فتح تمہارے لئے مقدّر ہے۔ پس اپنے نفسوں کے جوشوں کو دبائے رکھو اور نفسوں کی بجائے مجھ پر بھروسہ کرو کہ کُل سب طاقتوں والا میں ہوں اور دعائیں کرتے رہو

رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ
وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ
يَّحْضُرُوْنِ۔

کہ جو طاقتیں اللہ تعالیٰ کے دین کے خلاف ہوں اللہ تعالیٰ ان کو پسپا کرے اور انہیں شکست دے اور اسلام کا نام بلند ہو اور ہر بندہ اپنے رب کو پہچانے اور حقیقی عبد بن کر اس کے حضور جھک جائے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اور خدا کرے کہ ہمیں دعاؤں کی توفیق ملے اور خدا کرے کہ ہمارا خدا ہماری دعاؤں کو قبول کرے اور اپنے وعدوں کو ہمارے حق میں پورا کرے (آمین)۔"

(الفضل ۲۶ اپریل ۱۹۶۸ء صفحہ ۲)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

احبابِ جماعت کی اطلاع کیلئے ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اِس سال فضلِ عمر درس القرآن کلاس کے لئے ۱۵ جون تا ۶ جولائی ۱۹۷۴ء کی تاریخیں مقرر ہوئی تھیں پھر ملکی حالات کے باعث التواء کا اعلان کیا گیا مگر اب تعطیلات وغیرہ ختم ہو گئی ہیں اور کلاس کے انعقاد کی صورت پیدا نہیں ہو سکی۔ اندریں حالات اعلان کیا جاتا ہے کہ اِس سال یہ کلاس منعقد نہیں ہو سکے گی۔

(نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

درخواستِ دعا

(۱) برادرم مکرم حکیم محمد عبد اللہ صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ جہلم بعارضہ اینڈے مائٹس سخت بیمار ہیں۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد دین ایم۔ اے۔ دار الرحمت غربی ربوہ)

(۲) میرے والد محترم حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ اٹلی و مغربی افریقہ گزشتہ تین سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت سے گذارش ہے کہ محترم والد صاحب کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد اسمٰعیل خلیل ربوہ)

(۳) میری باجی فاخرہ جبیں بعارضہ بخار بیمار ہے۔ قارئین الفضل سے شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(فصیحہ بشریٰ محلہ فیکٹری ایریا ربوہ)

حقیقی ایمان اور اس کی تاثیر

(بقیہ صفحہ اوّل)

اس پر اس شخص کو خیال آیا کہ میں بھی چکھوں اور اس نے ایک قاش اپنے لئے کاٹی مگر جب پہلا ہی لقمہ اس نے منہ میں لیا تو اُسے قے آنے لگی۔ وہ سخت بدبودار تھی اور اس میں سے مہک آ رہی تھی اور سخت بدمزہ تھی۔ اس پر اس نے لقمان کو ڈانٹا اور کہا کہ تمہیں تو میں یہ قاشیں مزیدار سمجھ کر دے رہا تھا نہ کہ دکھ میں ڈالنے کے لئے تم نے مجھے بتا کیوں نہ دیا کہ یہ ایسی خراب چیز ہے اور خواہ مخواہ اپنے آپ کو دکھ میں کیوں ڈالا۔ لقمان نے جواب دیا کہ میرے آقا اس ہاتھ سے میں اتنی میٹھی قاشیں کھا چکا ہوں کہ بڑی بے حیائی ہوتی اگر میں ایک کڑوی قاش پر منہ بنانے لگتا۔ جہاں سچی محبت ہو وہاں بے شک میٹھی میٹھی اور کڑوی کڑوی تو لگتی ہے مگر ایمان ایک ایسی چیز ہے کہ جو کڑوی کو بھی میٹھی بنا دیتا ہے۔"

(خطباتِ محمود جلد اوّل صفحہ ۲۷۲)

اعلان تعطیل

۱۱ تبوک ۱۳۵۳ ہش مطابق ۱۱ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قائد اعظم کے یوم وفات کے موقع پر حسب سابق دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی۔ لہذا اس دن (۱۱ تبوک/ستمبر) کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ کرام مطلع رہیں۔

(مینیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴